Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۱ احسان ۱۳۵۴ ہش ۲۱ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ آمین

ربوہ ۲۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں درد کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ ۲۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی کمزوریٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبۂ جمعہ میں قرآنِ مجید کی آیت

لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ ۫ وَ ہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ ۚ وَ ہُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ۔ (انعام)

کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی لطیف ہستی پر ایمان بالغیب سے ہمیں جدّ و جہد اور روحانی ترقی حاصل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی ہستی مامورین کے ذریعہ دُنیا پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ زندہ نشانات کے ذریعے زندہ ایمان ہمیں حاصل ہوتا ہے

آپ نے ایمان بالغیب کے تقاضوں کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں خدا اور اس کے رسول سے ایسی محبت ہونی چاہیئے کہ اسے ہم باقی تمام امور پر مقدم رکھیں اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے ہر راہ اور ہر طریق سے ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں — آپ نے فرمایا ہم ایک عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات سے محروم ہیں ایمان اور محبت کا یہ تقاضا ہے کہ ہم حضور کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے التزاماً دعائیں کریں، صدقات دیں اور اِس طرح اپنے امام ہمام کے ساتھ سچی اور حقیقی محبت و عقیدت کے جملہ تقاضوں کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے اور ہمیں حضور کی برکات سے فیضیاب ہونے اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان اپنی فطری کمزوریوں کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے

کہ کسی لغزش پر اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خُدا اسے ہلاکت سے بچالے

"اِنسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خُدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفسِ امّارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔ اِس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خُدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشُبہ ثابت ہوتا ہے کہ خُدا توّاب اور غفور ہے۔

توبہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اِس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا پس جب انسان اس صدق اور عزمِ محکم کے ساتھ خُدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خُدا جو اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خُدا کی اعلےٰ صفات میں سے ہے کہ وہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔

..... اسلام میں توبہ کے لئے کسی مذہب کی شرط نہیں ہے ہر ایک مذہب کی پابندی کے ساتھ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور صرف وہ گناہ باقی رہ جاتا ہے کہ کوئی شخص خُدا کی کتاب اور خدا کے رسُول کا مُنکر رہے۔ یہ بات بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان محض اپنے عمل سے نجات پا سکے بلکہ یہ خُدا کا احسان ہے کہ کسی کی توبہ وہ قبول کرتا ہے اور کسی کو اپنے فضل سے ایسی قوّت عطا کرتا ہے کہ وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صہ ۱۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُنیا کے لئے شاہد۔ مبشّر اور نذیر تھے

اِن تین بنیادی صفات کے نتیجہ میں اُمّتِ مسلمہ پر یہ تین اہم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں

(۱) صفاتِ الٰہیّہ کی معرفت (۲) قول و فعل سے اسلام کی تائید و نصرت (۳) تسبیح و تحمید

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۲ھش مطابق ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ۔

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ (الفتح: ۹،۱۰)

اس کے بعد فرمایا:-

یہ دو آیات جو اس وقت میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے پہلی آیت میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صفات بیان ہوئی ہیں یا

تین بنیادی کام

جو آپ کے سپرد ہیں ان کا ذکر ہے جبکہ دُوسری آیت میں تین بنیادی ذمہ داریوں کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صفات کے نتیجہ میں اُمّتِ مسلمہ پر عائد ہوتی ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! ہم نے تجھے شاہد بنا کر مبعوث کیا ہے شاہد کے معنے صفاتِ باری پر گواہ کے ہیں اور یہ گواہی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دو طور پر دی گئی ہے۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے لحاظ سے اور دوسری آپ کے اسوۂ حسنہ کے لحاظ سے۔ صفاتِ باری کے تعلق میں تاریخ نے پہلے انبیاء کی جو تعلیمات محفوظ کی ہیں اگر ان کا قرآن عظیم سے موازنہ کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جسقدر وضاحت کے ساتھ، جسقدر وسعت کے ساتھ، جسقدر حسن کے ساتھ اور جس قدر دل موہ لینے والے انداز میں قرآنِ کریم نے صفاتِ باری کو بیان کیا ہے اسقدر اور اس قسم کا بیان پہلی کتب میں نہیں پایا جاتا تھا اسلئے کہ ابھی نوعِ انسانی انفرادی اور اجتماعی ہر دو اعتبار سے ارتقائی مدارج کو طے کر کے اس انتہائی رفعت تک نہیں پہنچی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اُمّتِ مسلمہ کیلئے مقدر تھی کیونکہ نوعِ انسانی انتہائی رفعت کی تدریجی طور پر ترقی کر رہی تھی حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ انسان نے خدا کی صفات کے اپنے حالات اور استعداد کے مطابق کچھ جلوے دیکھے اور اس نُور سے خود کو منور کیا۔ پھر دیگر انبیاء علیہم السلام (شرعی اور غیر شرعی بھی) مبعوث ہوتے رہے اور وہ نوعِ انسانی کو رُوحانی لحاظ سے ترقی پر ترقی دے کر ارتقاء کے مختلف مدارج میں سے گزارتے ہوئے اس درجہ تک لے آئے جس میں نوعِ انسانی نے (جس کی اُمّتِ مسلمہ نمائندہ ہے) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ داخل ہونا تھا۔

پس قرآن کریم میں جس رنگ میں صفاتِ باری کا ذکر ہے اس رنگ میں پہلی امتوں کے سامنے ذکر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی حامل نہیں بن سکتی تھیں۔ ان کے اندر اس کی استعداد اور طاقت نہیں پائی جاتی تھی۔ غرض تعلیمی لحاظ سے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی صفات پر گواہی دی۔ قرآنِ کریم نے ہر صفت کو لیا اور پھر آگے اس کی تفصیلات کو بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ اس کے لئے شواہد پیش کئے۔

خدا تعالیٰ کی بعض ایسی بنیادی صفات ہیں (اشارہ ہی کر سکوں گا۔ کیونکہ نفسِ مضمون کے ساتھ اس کا تعلق نہیں) جن کا تعلق سب صفاتِ باری سے ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے سورۂ ملک میں بیان فرمایا ہے کہ تمام

صفاتِ باری کی بُنیادی صفت

یہ ہے کہ ان کے جلوؤں میں انسان کو کبھی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ صفاتِ باری کے جو مختلف جلوے نوعِ انسانی پر نازل ہوتے ہیں اُن پر اجتماعی نظر ڈالی جائے تو واقعی اُن کے اندر کوئی تضاد نظر نہیں آتا اس لئے کہ تضاد کا نہ ہونا صفاتِ باری کی ایک بُنیادی صفت ہے۔ میرے خیال میں (جس رنگ میں قرآنِ کریم نے ان کو پیش کیا ہے اس رنگ میں) پہلی شرائع میں اس قسم کی بنیادی صفات کا ذکر بھی کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ پہلے انسان کی رُوحانی حِسّ اور رُوحانی شعور اس قابل نہیں تھا کہ ان باریکیوں کو سمجھ سکے۔

غرض ایک تو تعلیم کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ باری کے شاہد یا گواہ کے طور پر ہیں اور دُوسرے آپ گواہ ہیں اپنے عمل کے لحاظ سے، اپنے نمونہ کے لحاظ سے کیونکہ صفاتِ باری کا بیان نوعِ انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے محض ایک فلسفیانہ مضمون کے طور پر نہیں ہے بلکہ اس بیان میں انسان کی زندگی کو ایک خاص رنگ میں بدل کر رکھ دینا مقصود تھا اس پر انسان کو عمل کرنا تھا اور وہ یہی بنیادی تعلیم تھی جس کی جھلک انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نازل ہوتی رہی اور جو کامل طور پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوئی۔ انسان کو اس کا مظہر بننا ہے۔ یہی

انسانی زندگی کا مقصد

ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع انسان کو تعلیم دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ صفاتِ باری کا مظہر بننے کی کوشش کریں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے شاہد ہیں اس معنی میں بھی کہ آپ نے کامل اور اتم طور پر اپنے وجود کو صفاتِ باری کا مظہر بنا کر دنیا کو دکھا دیا۔ گویا آپ کا وجود صفاتِ باری کا مظہرِ اتم ہونے کی وجہ سے اس حقیقت کا گواہ ہے کہ صفاتِ باری انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

(الذّاریات: ۵۷)

چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں نوعِ انسانی نے عبدِ کامل کا ایک نہایت ہی حسین نمونہ دیکھا۔ کوئی دوسرا انسان نہ تو ایسا حسین نمونہ پیش کر سکتا تھا اور نہ ہی اس رفعت اور عظمت کو پا سکتا تھا۔

غرض جہاں تک صفاتِ باری کا تعلق تھا اُسے قرآن کریم میں بیان کر دیا۔ جہاں تک

صفاتِ باری کے بیان کی غرض

کا تعلق تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے اور صفاتِ باری کا مظہرِ اتم بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ گویا ہر دو اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے شاہد ہیں۔

پھر اسی آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ مبشر ہیں، آپ دنیا کو بشارتیں دینے والے ہیں۔ پھر آپ کی تیسری صفت یہ بیان فرمائی کہ آپ نذیر ہیں۔ آپ دنیا کو ڈرانے والے، انتباہ کرنے والے اور بداعمالیوں سے روکنے والے ہیں۔ جو باتیں اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بنا دیتی ہیں اُن کو بتا کر دنیا کو ان سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تین بنیادی صفات ہیں جو اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ اس کے مقابل اُمتِ مسلمہ پر (چونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں نوعِ انسانی کی بہترین نمائندہ ہے اس لئے اُس پر)

تین ذمہ داریاں

ڈالی گئی ہیں۔ چونکہ آپ شاہد ہیں اس لئے فرمایا تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ، اس بات پر یقین رکھو کہ آپ کے اُسوۂ حسنہ پر چلنا نوعِ انسانی کے لئے ضروری ہے۔ گویا آپ کی شاہد کی صفت کے مقابلہ پر عقلاً بھی اور شرعاً بھی انسان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے اور آپ کے اُسوۂ حسنہ پر چل کر سعادتِ دارین پائے۔

پھر چونکہ آپ مبشر ہیں اس لحاظ سے انسان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ ان الفاظ میں مضمر ہے:۔

لِتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

فرمایا آپ کی تعظیم کو دیکھ کر، آپ کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے آپ کے مشن کی کامیابی کے لئے کام کرو۔ اسلام کی مدد کرو اور اس کی نصرت کرو۔ آپ کی عظمت کا اقرار محض زبان سے نہیں کرنا بلکہ ساتھ عمل بھی کرنا ہے۔ گویا اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تم اپنے قول اور عمل سے اس عظیم شریعت کی مدد کرو گے تو خدا کے پیار کو پا لوگے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم خالی ایمان لے آؤ گے بلکہ فرمایا ہے کہ مُبَشِّرًا کی حیثیت سے آپ کے ذریعہ دُنیا کو جو بشارتیں دی گئی ہیں اُن پر بھی یقین رکھو گے اور خلوصِ نیت کے ساتھ اپنے قول اور فعل کو آپ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق بنا لو گے تو یہ بشارتیں تمہیں مل جائیں گی جو انسانیت کے محسنِ اعظم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا کو دی گئی ہیں۔

آپ کی تیسری صفت نذیر بیان ہوئی تھی اس کے مقابلہ میں انسان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

تسبیح کے دو معنے

ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کو ہر قسم کی کمزوری اور نقص سے منزہ سمجھنا گویا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ دوسرے معنے امام راغبؒ نے مفردات میں یہ بیان کئے ہیں

"اَلْمَرُّ السَّرِيْعُ فِيْ عِبَادَةِ اللهِ تَعَالىٰ .....

عَامًّا فِي الْعِبَادَاتِ قَوْلًا كَانَ اَوْ فِعْلًا اَوْ نِيَّةً"

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سرعت پیدا کرنا..... گویا تسبیح کا لفظ قولی و فعلی اور نیت کی عبادات کے لئے عام طور پر استعمال ہوتا ہے اور ان عبادات میں سرعت پیدا کرنا تسبیح ہے۔

غرض نذیر کے مقابلہ میں تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا میں بتایا کہ چونکہ بعض قسم کے افعال کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا غضب بھڑکتا ہے اس لئے تمہاری یہ ذمہ داری ہے کہ جب انذار کے حالات پیدا ہوں، لوگوں کو بداعمالیوں سے ڈرایا جائے تو یہ امر تمہارے لئے نیکیوں کے بجا لانے میں سرعت اور تیزی پیدا کر دے۔

پس یہ تین ذمہ داریاں ہیں جنہیں میں نے مختصراً اور کچھ تھوڑے سے موازنہ کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ شاہد کی صفت کے مقابلہ میں ایمان باللہ و ایمان بالرسولؐ کہا گیا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے تعلیمی لحاظ سے صفاتِ باری کا جو بیان قرآن عظیم میں ہے وہ انسان کی تاریخ میں ہمیں کہیں اور نظر نہیں آتا۔ اس لحاظ سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم

معرفتِ صفات و شئونِ باری

کے لئے قرآن کریم پر غور کریں اور صفاتِ باری کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں کیونکہ صفاتِ باری کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بداعمالیاں سرزد ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو توحید سے دُور لے جانے والی اور شرک کے قریب کرنے والی ہیں۔ گویا پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ قرآن کریم نے جس رنگ میں صفاتِ باری کو بیان کیا ہے اس رنگ میں ان کا عرفان حاصل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آج مہدی معہود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ صفاتِ باری کا جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں بیان فرمایا ہے اور جو تفسیر قرآن عظیم ہے اُن صفات کے بیان کا پڑھنا اور اُن کو سمجھنا اور اُن کو یاد رکھنا ہمارا فرض ہے گویا ہمیں عرفانِ صفاتِ باری حاصل ہونا چاہیئے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ شاہد ہیں۔ صفاتِ باری کے گواہ ہیں اور ان کی صفات کی حقیقت کو اپنے عمل سے ثابت کرنے والے ہیں اس لئے اس جہت سے آپؐ کی متابعت میں ہماری پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے والے اور ان پر غور کرنے والے ہوں۔ ہمیں صفاتِ باری کی اس حد تک معرفت حاصل ہو جائے کہ وہ

ہماری زندگی کی رُوحِ رواں

بن جائیں۔ وہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہو جائیں۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہونا ہم احمدیوں پر یہ ذمہ داری بھی ڈالتا ہے (یُوں تو سب نوعِ انسانی پر ڈالتا ہے لیکن اس وقت پہلے مخاطب آپ ہیں اس واسطے مَیں کہوں گا کہ احمدیوں پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے) کہ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے شاہد کی صفت میں علمی لحاظ سے صفاتِ باری اور توحید باری کو بیان کرنے والا جو حصّہ ہے وہ محض ایک فلسفیانہ بیان نہیں بلکہ وہ ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہونیوالا بیان ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ ہم صفاتِ باری کے مظہر بنیں تو گویا شاہد کی صفت کے مقابلہ میں جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کا دُوسرا پہلو یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وجود پر صفاتِ باری کا جو رنگ چڑھایا تھا ہم بھی اپنے پر وہی رنگ چڑھانے کی کوشش کریں۔ تاہم یہ تو صحیح ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بن سکتے لیکن اسمیں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر

بن سکتے ہیں) آنحضرت صلعم کی شبیہہ اور آپؐ کا ظِل بن جائیں۔ ایک اچھا فوٹو گرافر اچھی تصویر کھینچتا ہے لیکن ایک عام فوٹو گرافر بالخصوص دیہات میں رہنے والا بڑی بھدّی سی دھندلی سی تصویر کھینچتا ہے لیکن تصویر ہوتی تو اُسی شخص کی ہے جس کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ گویا ایک اچھا کیمرہ زیادہ عمدہ اور روشن عکس لے لیگا لیکن ایک خراب اور سستا کیمرہ دُھندلا سا عکس لے گا۔ اِسی طرح ایک شخص جو پوری توجہ اور محنت اور اخلاص سے سعی اور کوشش کرنیوالا ہے اور اس کی استعداد بھی زیادہ ہے وہ زیادہ نورانی عکس لے لیگا لیکن ایک کمزور ایمان شخص جو عملاً سُست ہے وہ بھی عکس تو لے گا مگر وہ کمزور قسم کا ہوگا۔ تاہم عکس تو وہی ہوگا۔ تصویر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی ایک روشن ہوگی دُوسری دُھندلی ہوگی۔ اگر ہم صحیح معنی میں احمدی ہیں تو ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم صفاتِ باری کی معرفت حاصل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو لائحہ عمل بنائیں۔

مَیں اس حصّہ کو پھر دوہرا دیتا ہوں، شاہد کی صفت کے مقابلہ میں

ہماری ذمّہ داری کے ۲ دو پہلو

ہیں۔ ان ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صفاتِ باری کی معرفت حاصل کرے، صفاتِ باری کا علم حاصل کرے، اُن کو پڑھے، ان کی حقیقت کو پہچاننے کے لئے ان پر غور کرے اور دیکھے کہ صفاتِ باری کی کس قدر حسین تفاسیر بیان کی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

دُوسرے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفات باری کا رنگ اپنے وجود پر چڑھایا تھا۔ جس طرح آپؐ صفاتِ باری کے مظہر اتم بنے تھے کیونکہ آپؐ کی استعداد اتم تھی اور قوت ایسی تھی کہ جس کے مقابلہ میں کوئی انسانی قوّت پیش نہیں کی جاسکتی لیکن اخلاص کے ساتھ قربانیاں دے کر اور مجاہدہ کرکے اللہ تعالےٰ سے

ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ محبّت

قائم کرکے اور اللہ تعالیٰ کے عشق اور پیار میں فنا ہو کر آپؐ نے اپنے اُوپر جو رنگ چڑھایا تھا اُسی طرح ہمیں بھی اپنی قوّت اور استعداد کے مطابق انتہائی زور لگا کر وُہی رنگ اپنے اُوپر چڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُوسری صفت تھی مبشّر ہونے کی۔ اِس صفت کے مقابلہ میں تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ کی رُو سے تعزیر اور توقیر کی ذمہ واری عائد کی گئی ہے۔ المنجد میں عزّر کے معنے ہیں النصرۃ مع التعظیم یعنی کسی ہستی کی عظمت کے احساس کے ساتھ اس کی اعانت اور مدد کرنا تُعَزِّرُوْہُ میں ضمیر کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے لیکن چونکہ آپؐ کی ذات کو تو کسی انسان کی عزّت و تکریم کی ضرورت نہیں کیونکہ پہلے انبیاء کی زبان سے بھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بھی یہ کہلوایا گیا ہے کہ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا تو پھر اس کے معنی یہ ہوں گے کہ احکام الٰہی کے اجراء میں اپنے فعل اور نمونہ سے مدد کرو۔ گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا جو مقصد ہے اس کو کامیاب کرنے کے لئے عمل اور نمونہ کے ساتھ کوشش کرنا۔ اسی طرح توقیر کے معنے عظّم اور بجّل کے کئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قول و فعل اور نمونہ سے اس عظیم شریعت کی مدد کرو گے تو بشارتوں کو پالوگے اور خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو اِس قدر بشارتیں دی ہیں کہ پہلے انبیاء نے اس کا سواں بلکہ ہزارواں حصّہ بھی بشارتیں نہیں دیں لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ بشارتیں تمہیں اس طرح نہیں ملیں گی جس طرح ایک آم کے درخت کے مالک کو ٹپکے کا آم پکنے کے بعد خود گر کر مل جاتا ہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کرنی پڑتی۔ بلکہ تمہیں اس کے لئے اسی طرح قربانیاں دینی پڑیں گی جس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے مقصد کے حصول کے لئے بے شمار قربانیاں دی اور اس راہ میں قسما قسم کے دُکھ اور تکلیفیں اُٹھائی تھیں۔ آپؐ کے صحابہ رضؓ نے بھی آپؐ سے

عشق و وفا کا اعلیٰ و عمدہ نمونہ

دکھایا اور خُدا کی راہ میں بڑی قربانیاں دیں۔ چنانچہ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی بلند مقام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو کہا گیا تھا

صحابہؓ نے بلا حجب محبت کو پایا

آپ نے حقیقۃً صحابہؓ کا درجہ پایا ہے یا نہیں۔ اصل سوال یہی ہے کیونکہ جس شخص نے دیکھا اور بیعت کی مگر کلی طور پر پایا نہیں اس کو وہ ثواب نہیں مل سکتا جو بیعت کرنے کے بعد قربانیاں دینے والے کو ملتا ہے

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے بے شمار اور بے مثال قربانیاں دینی پڑیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا قربانیاں دینا آپ کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی۔ احادیث میں آتا ہے کہ جنگوں میں سب سے زیادہ خطرناک جگہ وہ سمجھی جاتی تھی جو آپ کے قرب میں ہوتی تھی۔ کیونکہ آپ کا وجود دشمن کا اصل نشانہ تھا۔ چنانچہ صحابہؓ میں سے جو سب سے زیادہ دلیر تھے وہ آپ کے قریب رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کے اس جذبہ سے پتہ لگتا تھا کہ وہ کتنے دلیر ہیں۔ صحابہؓ اتنے دلیر تھے تو ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنے دلیر ہوں گے۔ اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ رات کو خوف پیدا ہوا۔ لوگ ابھی تیاری کر رہے تھے یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ خوف کیوں اور کس وجہ سے پیدا ہوا ہے اسی اثناء میں لوگوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لا رہے ہیں۔ صحابہؓ کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ میں پتہ لے لیا ہے تیاری کر کے مقابلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جاؤ گھروں میں آرام کرو۔ اب دیکھو آپ نے خطرے کی صورت میں آپ نے کسی ساتھی کو بتایا نہیں نہ ساتھ لیا ہے بلکہ یکا و تنہا حالات کا پتہ لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ حالانکہ آپ کے صحابہؓ میں سے ہر ایک آپ کے لئے اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتا اور اس پر فخر کرتا تھا

غرض خدا کی راہ میں قربانیاں دینے اور خدا کے لئے

محبت اور خلوص کا اظہار

کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور منفرد تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے عرش پر اپنی دائیں طرف بٹھا لیا۔ یہ مقام تو بہت بلند ہے یہ مقام تو عرش رب کریم ہے اس مقام تک تو ہم اور آپ نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ امت کا ہر شخص اپنی قوت اور استعداد اور مخلصانہ کوشش کے نتیجہ میں مقام عرش رب کریم سے ورے ورے ساتوں آسمان تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ گویا ایک بہت بڑی بشارت تھی۔ جو امت مسلمہ کو دی گئی ہے۔ جس کے دروازے بعض لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک بہت بڑی بشارت ہے جو کھلے الفاظ میں امت مسلمہ کو دی گئی ہے۔ لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کے لئے محض بیعت کر لینا یا زبان سے اقرار کر لینا کافی ہو گا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے جس رنگ میں اور جس طور پر میں نے قربانیاں پیش کر کے نمونہ قائم کیا ہے اسی رنگ میں تمہیں بھی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ تب تم اللہ تعالیٰ کے پیار کو اپنی قوت اور استعداد کے مطابق حاصل کر سکو گے ورنہ نہیں۔

تیسری بات جو پہلی آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے طور پر بیان ہوئی ہے وہ آپ کا نذیر ہونا ہے۔ آپ کی صفت کے

مقابلہ میں امت مسلمہ پر تسبیح و شام

تسبیح کرنے کی ذمہ داری

ڈالی گئی ہے تسبیح کے معنے ایک تو تنزیہ و تمجید کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے نقص، عیب اور کمزوری سے پاک سمجھنا اس کے دوسرے معنے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے مفردات امام راغبؒ کی رو سے

اَلْمَرُّ السریع فی عبادۃ اللہ تعالیٰ وجعل ذالک فی فعل الخیر

گویا عبادۃ اللہ کی طرف تیزی سے دوڑ کر اور سرعت کے ساتھ جانا اور خیر اور نیکی بجا لانا تسبیح کے معنوں میں شامل ہے نذیر کی صفت میں ڈرانے کا ذکر ہے یعنی بعض ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یا اقوال شنیعہ کے نتیجہ میں یا منافقانہ اور کافرانہ نیتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بن جاتے ہیں۔ ان کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ اپنی سرکشیوں سے باز آجاؤ ورنہ جب تم پر خدا کا غضب بھڑکتا ہے تو وہ ایسا سخت ہوتا ہے کہ انسان ایک لحظہ کے لئے بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس معنی میں نذیر ہیں کہ آپ خدا کا غضب بھڑکنے سے پہلے لوگوں کو تنبیہہ کرتے ہیں۔ ان کو ہوشیار کرتے ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تیسری بنیادی صفت نذیر ہے اس صفت کے مقابلہ میں مسلمانوں پر تسبیح کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ان سے کہا گیا کہ وہ لوگ جو خدا سے دور جا پڑے ہیں اور اپنی اس دوری پر تسلی یافتہ ہیں ان کو جب ڈرایا جائے اور تنبیہہ کی جائے تو اس وقت تمہارا فرض یہ ہے کہ تم عبادات بجا لانے اور نیکی کے کام کرنے میں پہلے سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ لگ جاؤ اس لئے کہ جس وقت انذار ہوتا ہے یعنی کچھ لوگ بدیوں کی طرف جھکنے کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ کے مورد

ٹھہرتے ہیں۔ قولاً یا فعلاً اس وقت خدا کے مومن بندہ کے دل میں شیطان یہ وسوسہ بھی پیدا کر سکتا ہے کہ تو بہت کچھ ہے دیکھ دوسروں پر خدا نے اپنا قہر نازل کیا مگر تجھ پر نازل نہیں کیا۔ چنانچہ اس قسم کے شیطانی وسوسہ کے نتیجہ میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ وہ جو خدا کا نیک بندہ تھا اگر اسے ٹھوکر لگے تو بلعم باعور بن جاتا ہے ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار اس کی نفرت اور غضب سے بدل جاتی ہے اس لئے ایسے حالات میں ساتھ ہی مومن کو بھی انذار کر دیا اور ہوشیار کر دیا کہ ایسے وقت میں تمہارے اندر کوئی فخر پیدا نہ ہو بلکہ تمہارے اندر پہلے سے بھی زیادہ عاجزی اور انکسار پیدا ہو تم اس جذبہ کو بیدار رکھنے کے لئے کثرت سے تسبیح کرو۔ خدا تعالیٰ کو پاک و مطہر قرار دو اور اس حقیقت کو جان لو اور اسے ہر وقت پیش نظر رکھو کہ حقیقی پاکیزگی صرف خدا کو حاصل ہے۔ خدا کے علاوہ اس کی مخلوق میں سے یا انسانوں میں سے صرف وہی پاک ہے جسے خدا پاک کرتا ہے اور جس کی پاکیزگی کا اور جس کے تزکیہ کا اور جس کی تطہیر کا خود خدا اعلان فرماتا ہے انسان اپنے زور بازو سے اپنے نفس کی طاقتوں کے بل بوتے پر پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض خدا تعالیٰ سے دور ہو جانے والوں پر جب خدا کا غضب بھڑکے یا ان کو تنبیہہ کی جائے تو دیکھنا تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب کا جو مقام ہے کہیں شیطان کے ہاتھوں اسے چھینے جانے کا آغاز نہ ہو جائے ایسے موقعہ پر تمہیں فوراً خدا تعالیٰ کی تسبیح میں لگ جانا چاہیئے تمہیں خدا تعالیٰ کی تسبیح کی ڈھال کے پیچھے اپنے نفسوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

انذار کے موقعہ پر

تسبیح کا دوسرا پہلو

یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہیں اور اس کے قرب اور پیار سے محروم ہیں ان کی بد اعمالیوں میں سے کچھ اعمال خدا تعالیٰ کے مقربین کو دکھ پہنچانے والے ہوتے ہیں اس واسطے خدا تعالیٰ انہیں (دشمنان اسلام کو) انذار کر رہا ہے کہ ایسے کاموں سے باز آجاؤ ورنہ قہری گرفت میں آجاؤ گے گویا شیطان کا پہلا وار انسان کی روح پر ہے اور دوسرا وار خدا کے بندوں سے نفرت اور دشمنی کو ہوا دینا ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہیں وہ اسکے پیاروں سے پیار نہیں کرتے بلکہ ان سے نفرت سے کام لیتے ہیں وہ انہیں تنگ کرنے اور ہلاک کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی موقعوں پر اللہ تعالیٰ ان سے مثلاً یہ کہتا ہے

اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ

لیکن ہمیں یہ فرمایا کہ تم یہ نہ سمجھنے لگ جانا کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نذیر ہیں اور اپنے سے پیار کرنے والوں سے دشمنی رکھنے والوں کو تنبیہہ کرتے ہیں اسلئے ہم نے کچھ نہیں کرنا کیونکہ ہم پر وار نہیں ہو سکتا۔ نہیں! تم پر دشمن کا بھی اور شیطان کا بھی دوھرا وار ہو سکتا ہے ایسے موقعہ پر تم نے خدا کی پناہ ڈھونڈنی ہے اپنے علم پر بھروسہ نہیں کرنا تم نے اپنی جرأت پر تکیہ نہیں کرنا کیونکہ تم خود اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں ہو علم وفضل اور جرأت وبہادری خدا عطا فرماتا ہے۔ انسان صفات کو اپنے ماں باپ سے لے کر تو نہیں آتا یا اپنے خاندان اور قبیلے سے توان چیزوں کو حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ یہ

اللہ تعالیٰ کی دین اور عطا

ہے اس لئے فرمایا کہ ایسے موقع پر اللہ کے سوا کسی اور چیز پر بھروسہ نہ کرنا خدا کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا صفات باری کے علم وعرفان میں ترقی کرتے رہنا اور تسبیح وتحمید میں مشغول رہنا یہ اعلان کرتے ہوئے کہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہر کمزوری سے پاک اور ہر خوبی سے متصف ہے گویا خدا کا کوئی بندہ کبھی یہ نہیں کہتا کہ چونکہ مجھ میں کوئی کمزوری نہیں اس لئے دشمن خدا مجھ پر غالب نہیں آسکتا وہ تو یہی کہتا ہے کہ میں تو کلی طور پر کمزور ہی کمزور اور لاشئ محض ہوں لیکن میں نے جس ہستی کا دامن پکڑا ہے وہ ہر کمزوری اور نقص سے پاک ہے اس کی یہ بنیادی صفت ہے کہ وہ ہر کمزوری اور عیب سے مبرا ہے میں اس قدوس ہستی کا دامن پکڑتا ہوں اور اس کی صفات کا واسطہ دے کر اس کے سامنے جھکتا اور کہتا ہوں کہ اے میرے قادر وتوانا خدا ہم میں کوئی طاقت نہیں نہ کوئی علم ہے نہ کوئی سمجھ ہے اور نہ کوئی جرأت ہے کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے وہ تجھ سے پایا ہے اور اس وقت تک رکھ سکتے ہیں جب تک تو چاہے اور فیصلہ فرمائے کہ ہم ان صفات سے متصف رہیں۔ ان صفات سے جنہیں تو پسند کرتا اور جن سے تو محبت کرتا ہے

غرض نذیر کی صفت کے مقابلہ پر تسبیح وتحمید کی ذمہ داری کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس بات سے ڈرتے رہنا ہے کہ شیطان فخر کے جذبات نہ پیدا کر دے دوسرے یہ کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے زور بازو پر تکیہ نہیں کرنا اور ہمیشہ یہی سمجھتے رہنا ہے کہ ہم خدا کی مدد اور اس کے رحم کے بغیر اس کی محبت اور پیار کے بغیر قرب الٰہی کے مقام کو نہ اس دنیوی زندگی میں قائم رکھ سکتے ہیں اور نہ اس کے نتیجہ میں

اخروی زندگی میں فلاح

پا سکتے ہیں اسلئے ہر دو معنی میں اس کی طرف جھکنا اور اس کی تسبیح میں مشغول ہو جانا ضروری ہے خدا کو ہر عیب اور کمزوری سے پاک اور مقدس ٹھہراتے ہوئے اور سب پاکیزگی اور تقدس اور تزکیہ کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے تسبیح کرنی ہے تاکہ بجائے اس کے کہ ہم اپنے نفس پر یا اعمال پر یا اپنے افعال پر یا اپنے علم پر یا اپنے تجربہ پر یا اپنے سمجھ پر یا اپنی دلیری پر بھروسہ کریں۔ ہم نے اس کی محبت کو اور اسکے پیار کو پہلے سے زیادہ جذب کرنے کے لئے نیک اعمال بجا لانے میں خیر اور نیکی کے کام کرنے میں اور بھی زیادہ سرعت دکھانی ہے یہی وہ حقیقت ہے جس میں یار نہاں میں نہاں ہو جانے کا راز مضمر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی معنی میں فرمایا ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور وفغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

(الفضل ۹ احسان ۱۳۴۳ ہش)

جماعت احمدیہ لائلپور کی مساعی بسلسلہ یوم تحریک جدید کی آخری رپورٹ

مکرم چوہدری خالد محمود صاحب بھٹی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لائلپور اپنے تازہ مکتوب میں اپنی مساعی بسلسلہ یوم تحریک جدید کی آخری رپورٹ بھجواتے ہوئے حسب ذیل نئے معاونین خصوصی کے اسماء گرامی تحریر فرماتے ہیں:۔

۱) مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر ۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۳) مکرم میاں افتخار علی صاحب ۴۔ مکرم منور احمد صاحب محمد آباد
۵) مکرم محمد صدیق احمد صاحب ناظم آباد

آخری رپورٹ کے مطابق اب جماعت احمدیہ لائلپور کے معاونین خصوصی کی تعداد پانچ سے بڑھ کر بفضل خدا پچیس ہو گئی ہے اور بجٹ ۷۳۳۷ روپیہ سے بڑھ کر ۵۹۶۴۴ روپیہ ہو گیا ہے۔ جملہ قارئین کرام سے قربانی پیش کرنے والے اور محنت اور لگن سے کام کرنے والے کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۴۲ روپے — دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کے لئے — کورس -/۲۵ روپے — زد جام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس -/۳۵ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

ماہِ جون کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دافع البلاء" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کرائیں اور مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نئے معاونین خصوصی تحریک جدید ضلع راولپنڈی

۱۔ مکرم چوہدری لطف الرحمٰن صاحب ناز	راولپنڈی شہر
۲۔ " سید سہیل احمد صاحب	اسلام آباد
۳۔ " خلیفہ عبدالمنان صاحب	راولپنڈی
۴۔ " ڈاکٹر منیر احمد صاحب رشید	راولپنڈی

اس سے قبل چودہ مخلصین پہلے ہی معاونین خصوصی میں شامل ہیں جن کی فہرست بغرض دعا انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کی جائے گی۔ قارئین کرام کی خدمت میں ان کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید، ربوہ)

ملتان میں یوم تحریک جدید

مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود کے تعاون سے ملتان کے بجٹ میں یوم تحریک جدید منا کر معقول اضافہ کر دیا ہے جسب ذیل دوستوں نے اپنے وعدہ جات معاونین خصوصی کے معیار کے پیش کئے ہیں۔ ان سب کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(۱) مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب (۲) مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب پاؤنیر الیکٹرک کمپنی۔ (۳) مکرم قاضی افتخار احمد صاحب (۴) مکرم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب سہگل۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ہر جماعت کا فرض ہے کہ یوم تحریک جدید کی مساعی کی ایسی ہی خوشکن اور معین رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹیں جلد بھجوائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے
بشارت ٹی سٹال
رحمت بازار ربوہ پر تشریف لائیں!

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور فون ۶۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کے لئے
نذیر ٹی سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ پر تشریف لائیں!

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ -/۱۰ روپے (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو مارکیٹ راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ چندہ -/۵ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا
پیور الفلفا ٹانک
استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک بکثرت خون پیدا کرتا، جگر۔ معدہ۔ دل۔ دماغ۔ پھیپھڑے۔ لبلبہ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا اور پوری غذا جزو بدن بناتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے ہونے والی کمزوری دور کرنے کی لاثانی دوا۔ قیمت -/۵ ڈاک سے 6/50
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

خوشخبری
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہم نے از سر نو سرگودھا میں کاروبار شروع کر دیا ہے۔ اسلحہ کے علاوہ بجلی کے جملہ سامان کی فروخت کا بندوبست کیا ہے۔
ٹیلیویژن N.E.C ۲۴" سکرین
۲۰" سکرین
پنکھے۔ پیڈسٹل و چھت والے
بجلی کی فٹنگ سے متعلقہ جملہ سامان۔ حاضر سٹاک ارزاں نرخوں پر خرید فرمائیں!
محمود الحسن قریشی اسلحہ ڈیلر و جنرل الیکٹرک سٹورز عیدگاہ روڈ۔ بلاک ۱۸ سرگودھا

شہزین
شہزین
شہزیت
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر
• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
• بالمقابل ایوان محمود ربوہ۔ فون ۶۳۸
• ٹنڈو محمد خان

حبوب مفید اٹھرا — مرض اٹھرا کا شافی علاج — مکمل کورس چوبیس روپے
اولادِ نرینہ کے لئے — اکسیر اولادِ نرینہ — قیمت پچیس روپے
زد جام عشق — طاقت کی دوا — قیمت چالیس روپے
ناصر دواخانہ ربوہ۔ نصرت ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے نامور شاعر محترم عبدالسلام اختر وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۱ جون - نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم اور نامور شاعر و ادیب محترم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے ۲۰ جون ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ۹ بجے صبح بعمر ۵۹ سال کراچی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ان کا جنازہ ان کی اہلیہ محترمہ اور فرزند اکبر نوید اختر اور بعض دیگر اعزہ اسی روز کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر بذریعہ ایمبولینس ربوہ لائے۔ نماز جنازہ آج صبح آٹھ بجے مسجد مبارک سے ملحقہ میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان اور دیگر احباب کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔

محترم عبدالسلام صاحب اختر مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور قدیم خادم سلسلہ محترم جناب چودھری علی محمد صاحب بی۔اے، بی۔ٹی اطال اللہ بقاءہٗ کے فرزند اکبر تھے۔ آپ نے ناگپور یونیورسٹی سے فلسفہ میں ایم۔اے کیا۔ قریباً پانچ سال دہلی میں سرکاری ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۴۴ء میں خدمتِ اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے قادیان آگئے اور مختلف حیثیتوں میں خدمات بجا لانے کا خصوصی شرف حاصل کیا۔

آپ مختلف اوقات میں نائب ناظر تعلیم، پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اور ناظم مال وقفِ جدید کے عہدوں پر فائز رہے۔ چند سال سے آپ بطور نائب ناظر بیت المال خدمات بجا لا رہے تھے۔ ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں آبادی کے لئے سب سے پہلا جو قافلہ لاہور سے یہاں پہنچا آپ اس میں شامل تھے گویا آپ کو ربوہ کی مقدس بستی کے اوّلین آبادکاروں میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔

آپ ذیابیطس کے مریض تھے۔ دو ہفتہ قبل علاج کی غرض سے ربوہ سے اپنے عزیزوں کے ہاں حیدرآباد اور کراچی تشریف لے گئے تھے۔ حیدرآباد پہنچ کر آپ شدید بیمار ہوگئے وہاں ایک ہفتہ علاج کرانے اور طبیعت سنبھل جانے کے بعد حیدرآباد سے کراچی چلے گئے لیکن وہاں پہنچنے کے دو تین روز بعد ہی اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے پھر شدید بیمار ہوگئے اور مسلسل کئی روز تک بیہوشی کی حالت میں ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد ۲۰ جون ۱۹۷۵ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہوئے۔

آپ کہنہ مشق اور پُرگو شاعر تھے، زندگی بھر بہت بلند پایہ دینی نظمیں کہہ کہہ کر اس لحاظ سے بھی دینِ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرانقدر خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ شاعر ہونے کے علاوہ بحمد اللہ تعالیٰ خوش آواز بھی تھے۔ جلسوں میں اپنا تازہ کلام بڑی خوش الحانی کے ساتھ جھوم جھوم کر پڑھا کرتے تھے اور سامعین پر بھی اہتزاز کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

آپ نے اپنی بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم اختر صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز آپ کے بزرگ والد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی، آپ کی اہلیہ محترمہ، بچوں اور دیگر اعزّا کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

بیداری کی علامت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اِس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اگر کوئی قوم اخبارات کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے"!

(مینیجر الفضل)

دُنیا بھر میں
مُفت خدمتِ خلق
پاکستان اور دنیا کے دیگر ملکوں میں ہمارے پڑھے لکھے دوست اپنے قومی ادارہ کی ایجاد کردہ کیورز (CURES) پُرانے "لاعلاج" مریضوں کیلئے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اب تک بفضلہ تعالیٰ دمہ۔ بواسیر۔ پُرانی دردوں اور بانجھپن وغیرہ کے ہزاروں کیس ٹھیک ہو چکے ہیں۔
بجائے پُرانی اور ضدی امراض کی اکسیر ادویات کیورز (CURES) کی فہرست مُفت منگوا کر اپنے قریب کے مایوس مریضوں کو آپ مناسب مشورہ مُفت دے سکتے ہیں۔
قیمت فی کیور مکمل کورس -/۱۰ ۔ خرچ ڈاک اس کے علاوہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

بچوں کا دانت نکالنا
بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے مگر بے بی ٹانک (BABY TONIC)
کے استعمال سے عموماً دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں۔ نہ اسہال آتے ہیں، نہ آنکھیں دُکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے۔ قیمت -/۳
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

صدر دواخانہ
الفیض فلیٹس
دار الصدر غربی ربوہ

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ
ناخورہ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا جائے یا پانی کا گرم سرد لگنا اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
نیز
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں!
شریف ڈینٹل کلینک
آف چنیوٹ
نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون ۵۴۳

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس -/۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸